احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 6

منگل 8 فروری 2011ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

# الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 8 فروری 2011ء 4 ربیع الاول 1432 ہجری 8 تبلیغ 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 32

## زوال نعمت سے بچنے کی دعا

حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے رسول کریم ﷺ کی یہ دُعا مروی ہے۔

ترجمہ :۔اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہوجانے، تیری عافیت کے ہٹ جانے تیری اچانک سزا اوران سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

(مسلم کتاب الذکر باب اکثر اھل الجنة الفقراء حدیث نمبر:4922)

## حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کو معاشرے سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ دین کو مقدم رکھنا ضروری ہے

# اللہ تعالیٰ کی محبت میں قدم بڑھانے سے بہترین قوم کہلانے والوں میں شمار ہوگا

## نیکیوں اور اخلاق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کرنے والے بنیں

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 فروری 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 فروری 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورة آل عمران آیت 111 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی ذمہ داری اس آیت میں مومنوں پر ڈالی ہے کہ وہ اپنا جائزہ لیں کہ کس حد تک وہ بہترین قوم کہلانے کا حق ادا کر رہے ہیں، کس حد تک انسانوں کے فائدے، ان کا درد دل میں رکھنے کا حق ادا کر رہے ہیں۔کس حد تک اپنے قول کے ساتھ ساتھ اپنے عمل سے نیک باتوں کی تلقین کر رہے ہیں اور کس حد تک اپنے عمل اور نصائح سے دنیا کو برائیوں سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں اور جب تک ہم یہ جائزے لیتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے ہم ترقی کے راستے پر گامزن رہیں گے۔فرمایا کہ سابقہ قوموں نے جب اپنی تعلیم کو بھلا دیا اور اپنے مقصد سے روگردانی کرنی شروع کردی تو پھر یا تو وہ تباہ ہوگئیں یا ان میں اتنا بگاڑ پیدا ہوگیا کہ اصل تعلیم کی جگہ بدعات اور لغویات ان میں رائج ہوگئیں جو روحانی اور اخلاقی تباہی ہے۔ برائیاں ان کی نظر میں اچھائیاں بن گئیں۔پاکیزگی اور حیا ان کی نظر میں فرسودہ تعلیم بن گئیں۔مذہب کی خودساختہ تشریحات ہونے لگیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا تقدس باقی رہا اور نہ ہی خدا کے برگزیدوں کا۔اور روحانی لحاظ سے وہ مردہ ہوگئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں اپنے اندر وہ انقلاب پیدا کر کے الٰہی تقدیر کا حصہ بننا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنادے اور یہ ہوگا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کر کے، اپنے اندر سے ہر قسم کی برائیوں کو دور کر کے اور اپنے قول وفعل میں یکجہتی اور ہم آہنگی پیدا کر کے۔فرمایا کہ اس آیت میں جو توجہ دلائی گئی ہے یہ ایسی باتیں ہیں جو اگر ہم میں موجود ہیں اور اگر ہم ان کی اشاعت کرنے والے ہوں تو یہ ہر پاک فطرت کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والی ہوں گی اور ایک دنیا دار کو بھی اپنی طرف کھینچیں گی۔پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی اس ذمہ داری کو سمجھو اور دنیا کے فائدے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے نیکیوں کی تلقین کرو اور برائیوں سے روکو لیکن یہ سب کچھ کرنے سے پہلے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہوگی، اپنے اندر کے نظام کو ہم درست کریں گے تو ہماری باتوں کا بھی اثر ہوگا اور اس کیلئے یہ بات پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی میرے ہر قول وفعل پر نظر ہے، میرے ہر عمل کو وہ دیکھ رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں قدم بڑھانے سے بہترین قوم کہلانے والوں میں شمار ہوگا۔ ہر معاشرتی برائی ہمیں آئینہ دکھا رہی ہوتی ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کی محبت غالب نہ ہو، معاشرے اور دنیاداری کا زیادہ غلبہ ہو تو پھر برائیوں اور اچھائیوں کے معیار بدل جاتے ہیں۔فرمایا کہ جماعت کی بعض روایات ہیں۔جب زمانے کے امام کے ساتھ اس لئے منسوب ہوئے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور بہترین قوم بننے کی کوشش کریں گے تو پھر دنیاداری تو چھوڑنی پڑتی ہے۔نیکیوں کے معیار وہی بنیں گے جو دینی تعلیم کی روشنی میں ہمیں حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے ہدایت پاکر سکھائے ہیں۔حضور انور نے گزشتہ دنوں ایک جماعت میں خلاف تعلیم سلسلہ ایک شادی پر بعض حرکات کا ذکر کر کے فرمایا کہ اگر حضرت مسیح موعود پر ایمان ہے تو ایک احمدی کو معاشرے سے خوفزدہ ایک احمدی کو نہیں ہونا چاہئے بلکہ دین کو مقدم رکھنا ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان فرمائی جس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مومن کا معیار کیا ہونا چاہئے۔آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ چار خصلتیں جس میں ہوں وہ پورا منافق ہے۔وہ یہ ہیں کہ اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرتا ہے، جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب عہد کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے اور جب جھگڑتا ہے تو گالی بکتا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ پس ہم نے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان بیماریوں سے محفوظ رکھے جو ایمان اور معاشرے کے امن کو برباد کرنے والی ہیں۔ہم ہمیشہ تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر پر عمل کرنے والے ہوں۔ہماری حقیقی خوشی تو تب ہوگی جب دنیا یہ کہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم امن، پیار اور محبت کی تعلیم ہے اور یہی خوبصورت تعلیم ہے کہ جس کے بغیر امن دنیا میں قائم ہو ہی نہیں سکتا۔پس ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور حقیقی رنگ میں بہترین قوم بننے کا وہ حق ادا کرنے والے بنیں اور ہم بھی حقیقی رنگ میں اپنا فرض ادا کرنے والے بن سکیں۔

حضور انور نے گزشتہ خطبے میں ابولہب اور اس کے بیٹے کی ہلاکت اور بدانجام کے متعلق پیش کئے جانے والے ایک حوالہ کی وضاحت بیان فرمائی۔علاوہ ازیں آخر پر حضور انور نے مکرم رشید احمد بٹ صاحب ابن مکرم میاں محمود صاحب مرحوم آف لاہور کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور دینی خدمات کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

## مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کرلیا جائے۔جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ (30/اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔سالانہ داخلہ جات 2۔ماہوار ٹیوشن فیس
3۔درسی کتب کی فراہمی 4۔فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی ۔ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم

مکرم عبدالشافی بھروانہ صاحب

# سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون

مجلس خدام الاحمدیہ سیرا لیون کو مورخہ 31دسمبر 2010 تا 2جنوری 2011ء اپنا چوتھا سالانہ اجتماع بمقام مرکزی بیت الذکر کسی ڈوک یارڈ(Kissy Dockyard) فری ٹاؤن میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس اجتماع کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس کے انعقاد کی تاریخ یکم جنوری مقرر کی گئی تھی جو new year کے طور پر سیرالیون میں خصوصی تیاریوں کے ساتھ منایا جاتا ہے، اس بدعت سے خدام کو دور رکھنے کے لیے یہ تاریخ طے کی گئی اور اس حوالے سے مختلف تقاریر بھی کی گئیں۔

اجتماع کے انتظامات کو کامیاب رنگ میں سرانجام دینے کیلئے مرکزی عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ سیرا لیون کی مختلف میٹنگز منعقد کی گئیں جن میں مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے اور ہر شعبہ سے اس کے کام کے بارے میں قبل از وقت تحریری لائحہ عمل لیا گیا۔

## افتتاح

اجتماع کا باقاعدہ افتتاح مورخہ 31دسمبر 2010ء کی رات کو مکرم طاہر محمود عابد صاحب مربی سلسلہ کِناکری نے مکرم امیر کی نمائندگی میں کیا۔ اپنے افتتاحی خطاب میں انہوں نے خدام کو دین حق کی تاریخ میں خدام کے کردار کے حوالہ سے توجہ دلائی۔

باقاعدہ افتتاح کے بعد خدام کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ خطبہ جمعہ پروجیکٹر پر دکھایا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کے شعبہ سمعی و بصری کے تحت اس خطبہ کا ترجمہ سیرالیون کی مقامی زبان کریو(Krio) میں کروایا گیا اور اس کی ایک Video CD تیار کی گئی۔ خدام نے اس ویڈیو پروگرام کو خوب پسند کیا اور نہایت ذوق وشوق سے حضور انور کے خطبہ جمعہ کو سنا۔ اللہ تعالیٰ پیارے آقا کی نصائح پر عمل کرنے کی ہر خادم اور جماعت کے ہر رکن کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شعبہ رجسٹریشن کے تحت ہر آنے والے خادم کو اس کے نام، مجلس کا نام اور ریجن کے تحت رجسٹر کیا گیا اور اسی لحاظ سے ان کو کمپیوٹرائزڈ کارڈ جاری کئے گئے۔ امسال ملک بھر کے 12 ریجنز سے 804 خدام نے اس بابرکت پروگرام میں شمولیت اختیار کی۔

اجتماع کے ایام میں سیرالیون کے تعلیمی ادارہ جات میں تعطیلات کی وجہ سے خدام کی رہائش کیلئے مکرم امیر صاحب سے احمدیہ سیکنڈری سکول کسی ڈوک یارڈ کی اجازت لی گئی اور ریجنز کے لحاظ سے خدام کو مختلف کمرے دیے گئے۔ قبل ازیں ان کمروں کی صفائی کروائی گئی اور ہر ممکن سہولت فراہم کی گئی۔

خدام کے لیے معیاری خوراک کا انتظام کیا گیا۔ کھانے کے وقت اس بات کا بھی خیال رکھا گیا کہ خدام کو کھانے کے آداب اور بنیادی طور طریقے بھی سکھائے جائیں۔ بیمار طلباء کیلئے الگ سے پرہیزی کھانے کا بھی اہتمام کیا گیا۔

دوران اجتماع خدام کی تربیت اور نمازوں پر لانے کیلئے سائقین مقرر کیے گئے جو ہر نماز سے قبل ان کو بیت الذکر میں لاتے رہے۔ اجتماع کے ایام میں نمازوں کے علاوہ روزانہ باقاعدگی سے نماز تہجد کا بھی اہتمام کیا جاتا رہا جس میں خدام کی حاضری بھرپور رہی۔ الحمدللہ! مزید برآں نماز فجر پر مختلف علماء سلسلہ کے دروس کا بھی انتظام رہا۔

## تقاریر

دوران اجتماع مختلف سیشنز میں علمائے سلسلہ کی مندرجہ ذیل عناوین پر مشتمل تقاریر رکھی گئیں۔

خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں، اطاعت نظام، ملکی تعمیر میں نوجوانوں کا کردار، خلافت کی اہمیت، برکات اور ہماری ذمہ داریاں

ان سیشنز کے دوران مقامی زبان میں مترجمین کا بھی انتظام کیا گیا تا وہ خدام جو دور دراز کے علاقوں سے تشریف لائے تھے اور انگریزی زبان سمجھنا ان کے لیے دشوار تھا وہ بھی ان تقاریر سے استفادہ کرسکیں۔ خدام نے حتی المقدور اس سے فائدہ اٹھایا۔

## علمی مقابلہ جات

اجتماع کے موقع پر خدام کے مابین کل 8 علمی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے جن میں 200 خدام نے شمولیت اختیار کی۔ اجتماع میں شامل علمی مقابلہ جات کا نصاب تحریری شکل میں مجالس تک قبل از وقت پہنچا دیا گیا تا خدام بھرپور تیاری کے ساتھ اس اجتماع میں شمولیت اختیار کرسکیں۔ مجالس کو ہدایت کردی گئی تھی کہ وہ اپنے اپنے ریجن سے ہر مقابلہ کے لیے منتخب خدام لے کر آئیں تا اجتماع کے موقع پر وقت ضائع ہونے سے بچایا جا سکے۔ اللہ کے فضل سے اس کا خاطر خواہ فائدہ ہوا۔ مقابلہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مقابلہ تلاوت۔ نداء۔ مقابلہ تقریر۔ تقریری البدیہہ حفظ ادعیہ۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ اور مقابلہ کوئز (از کتاب Conditions of Bai'at & Responsibilities of an Ahmadi

کوئز مقابلہ کے لیے مجلس کی طرف سے سوالات تیار کر کے ریجنز میں بھجوا دیے گئے تا خدام کو تیاری کا موقع مل سکے۔ ہر ریجن سے دو خدام پر مبنی ایک ٹیم نے اس مقابلے میں حصہ لیا۔ اس مقابلہ کو تین راؤنڈز میں تقسیم کیا گیا اور ہر ٹیم سے تین تین سوالات پوچھے گئے۔ ایک دلچسپ مقابلہ کے بعد روکوپور ریجن کی ٹیم فاتح قرار پائی۔ اس مقابلہ کیلئے 2لاکھ لیونز کا نقد انعام بھی دیا گیا۔

## ورزشی مقابلہ جات

اجتماع کے دوسرے روز خدام کے مابین 8 مختلف ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات کا انعقاد Kissy Dockyard میں موجود فٹ بال گراؤنڈ میں ہوا جس کیلئے گراؤنڈ انتظامیہ سے دو دن قبل اجازت لے لی گئی تھی۔ ان مقابلہ جات میں اتھلیٹکس، رسہ کشی اور فٹ بال کے مقابلہ جات شامل تھے۔ فٹ بال کا میچ مرکزی عاملہ اور مشنریز کے مابین کھیلا گیا جس کو شائقین نے خوب سراہا۔ یہ مقابلہ مشنریز نے جیت لیا۔ خدام نے تمام مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔

## اختتامی تقریب

مورخہ 2جنوری 2011ء کو صبح 10 بجے اجتماع کی اختتامی تقریب منعقد کروائی گئی جس میں مکرم ومحترم امیر و مشنری انچارج سیرالیون مولانا سعید الرحمان صاحب بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد خدام نے مقامی زبان میں اطاعت نظام کے حوالے سے ایک خوبصورت نظم پڑھی۔

اپنے خطاب میں مکرم امیر صاحب نے سورۃ جمعہ کی آیت وآخرین منھم ...... کے حوالے سے جماعت احمدیہ کی اہمیت اور امام مہدی اور اس کی جماعت کے مقام کو اجاگر کیا۔

آخر پر مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کیے۔ BO ریجن اس اجتماع کا بہترین ریجن قرار پایا، اللہ تعالیٰ ان کے لیے یہ اعزاز مبارک کرے۔

## میڈیا کوریج

امسال مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کو اس اجتماع کے ذریعے تمام ملک تک امن اور بھائی چارے کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ مورخہ 3جنوری 2011ء کو 9 بجے نیشنل ٹی وی SLBC پر خبرنامہ میں مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کے اجتماع کی رپورٹ پیش کی گئی۔ اسی روز SLBC Radio کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ کے نمائندگان کو براہ راست انٹرویو کے لیے دعوت دی گئی۔ اس مقصد کے لیے صدر مجلس خدام الاحمدیہ، معتمد اور مہتمم مقامی تشریف لے گئے۔ یہ انٹرویو 2 گھنٹے تک چلا جس کے دوران لوگوں کی طرف سے فون کالز بھی موصول ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پروگرام کے ذریعے جماعت کا پیغام ملک کے دور دراز علاقوں تک بھی پہنچا اور بہت سے لوگوں کو جو احمدیت کے بارہ میں غلط فہمی کا شکار تھے، حقیقت سے آگاہ کرنے کا موقع ملا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اجتماع کو تمام شاملین کے لیے باعث برکت بنائے اور راستی پر قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر خادم کے دل میں خلافت احمدیہ کا عشق پیدا کردے۔ آمین

## طہارت اور پاکیزگی کی دعا

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

''عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رؤیا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہو گئے۔ جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا وہ تینوں بھی زمین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور میں چارپائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے ان سب سے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں تم سب آمین کہو۔ تب میں نے یہ دعا کی رب اذھب عنی الرجس و طھرنی تطھیرا اس دعا پر تینوں فرشتوں اور مولوی عبداللہ نے آمین کہی۔ اس کے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کی طرف اڑ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ مولوی عبداللہ کی وفات قریب ہے اور میرے لئے آسمان پر ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو گیا وہ ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بہ تمام وکمال میری اصلاح کردی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتی تھی۔''

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 614-615)

# خطبہ جمعہ

## جلسہ سالانہ قادیان کے حوالے سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو نہایت اہم نصائح

**جب اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات ہیں تو کبھی بھی، کسی وقت بھی کسی کے دل میں بھی مایوسی کے خیالات نہیں آنے چاہئیں۔ بلکہ ان دنوں میں اہلِ ربوہ کو بھی اور اہلِ پاکستان کو بھی اپنی بے چینیوں کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے دعاؤں میں بدل لینا چاہئے، دعاؤں میں ڈھال لینا چاہئے**

**حیا اور تقدس کے اظہار اور حفاظت کے ساتھ ساتھ جلسے میں شامل ہونے والے اپنی نمازوں کی بھی خاص طور پر حفاظت کریں**

**ایسے لوگوں کی دعا اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے جن کو ہمدردی مخلوق بھی ہے، ہمدردی انسانیت بھی ہے اور ہمدردی دین بھی ہے**

**مردان میں ہمارے ایک نوجوان مکرم شیخ عمر جاوید صاحب کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب**

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24/دسمبر 2010ء بمطابق 24/فتح 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 187 تلاوت کی اور فرمایا:

انشاء اللہ تعالیٰ دو دن بعد 26 دسمبر کو قادیان میں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد قادیان کے جلسہ سالانہ میں اتنا پھیلاؤ اور وسعت کچھ سال تک نہیں رہی جو 47ء سے پہلے ہوتی تھی لیکن گزشتہ دو دہائیوں سے یہ جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع ہو چکا ہے۔ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دورہ ہوا۔ کافی تعداد میں لوگ آئے، اُس کے بعد پھر زیادہ تعداد میں لوگوں کا آنا شروع ہو گیا۔ پھر 2005ء میں جب مَیں گیا ہوں اُس وقت بھی بہت بڑی تعداد آئی۔ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری بڑھ رہی ہے، گو اُتنی تو نہیں ہوتی جتنی 2005ء میں تھی لیکن بہر حال اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ گزشتہ چند دنوں سے جلسے کے انتظامات کے بارے میں قادیان سے رپورٹس وغیرہ آ رہی تھیں اُن رپورٹس کو دیکھنے سے ربوہ کے جلسوں کا تصور بھی سامنے آ گیا۔ یہ دن آج سے 27 سال پہلے ربوہ اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے عجیب روح پرور ماحول کے دن ہوتے تھے۔ جب ربوہ میں ہر طرف جلسے کے انتظامات کے لئے تیاریاں ہو رہی ہوتی تھیں۔ ہر طرف ایک شوق، جذبہ اور گہما گہمی نظر آتی تھی۔ ربوہ میں جو جماعت کے سکول تھے ان سکولوں میں افسر جلسہ سالانہ کے دفتر کی طرف سے ہر احمدی طالب علم کو ڈیوٹی فارم آتے تھے جو وہ پُر کرتا تھا کہ وہ کہاں ڈیوٹی دینا چاہتا ہے۔ اگر جلسے کی انتظامیہ کو کسی جگہ لگانے کی اپنی کوئی خاص ضرورت نہیں ہوتی تھی، تو عموماً بچوں اور نوجوانوں کی اُن کی صوابدید پر ہی ڈیوٹیاں لگائی جاتی تھیں۔ ڈیوٹی چاہے اپنی مرضی کی ملے یا جلسے کی انتظامیہ اپنی ضرورت کے مطابق تفویض کرے، نوجوانوں میں خدمت اور ڈیوٹی دینے کا ایک عجیب جذبہ ہوتا تھا۔ ستائیس سال میں ایک نسل جو پیدا ہوئی اب بھرپور جوانی میں ہے، اور وہ جو نوجوان تھے، وہ انصار اللہ میں شامل ہو گئے، بلکہ پچپن سال سے اوپر کے انصار اللہ کی صفِ اوّل میں چلے گئے ہوں گے۔ جو بچے جوان ہوئے اُنہیں شاید ڈیوٹیوں کا تجربہ نہ ہو یا احساس نہ ہو اور ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ وہاں جلسے نہیں ہو رہے سوائے اُن گھروں کے جن میں جلسے کا ذکر چلتا رہتا ہے بلکہ مَیں امید کرتا ہوں کہ ربوہ کے جو پُرانے گھر ہیں، پُرانے رہنے والے ہیں اُن میں جلسے کا یہ ذکر چلتا رہتا ہو گا۔ اگر نہیں تو ذکر ہونا چاہئے تاکہ آنے والے بچے بھی اور نسل بھی اس ماحول اور اُس جذبے کو تازہ دم رکھیں۔ اس لئے نہیں کہ نئی نسل حسرت کرے بلکہ اس لئے کہ نئی نسل اپنے اندر ایک عزم پیدا کرے۔ مایوس نہ ہو بلکہ ایک عزم ہو کہ عارضی پابندیاں ہماری روح کو مردہ نہیں کر سکتیں، ہمیں مایوس نہیں کر سکتیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اس سے مانگتے چلے جانے میں روک نہیں بن سکتیں۔ ہمارے ایمان اور یقین کو ڈگمگا نہیں سکتیں کہ پتہ نہیں اب وہ دن دوبارہ دیکھنے نصیب بھی ہوں گے یا نہیں جب ہر بچہ ہر بوڑھا اور جوان ایک جوش اور ایک ولولے سے اُس زمانے میں جلسے کی تیاریوں اور ڈیوٹیوں میں حصہ لیتا تھا۔ جب ہر جلسہ سننے والا اپنی روح کی سیرابی کے سامان کرتا تھا۔ یہ باتیں نئی نسل کو بھی علم ہونی چاہئیں۔ جو بعد میں پیدا ہونے والے بچے ہیں اُن کو بھی علم ہونی چاہئیں۔ بلکہ گزشتہ پندرہ سولہ سال میں جو بچے پیدا ہوئے وہ بھی اب جوان ہو گئے ہیں، اُن کو بھی پتہ ہونا چاہئے کہ جلسے کے دن کیسے ہوتے تھے؟ ربوہ جب ایک غریب دلہن کی طرح سجا کرتا تھا۔ بازار سجتے تھے۔ عارضی بازار بنتے تھے تاکہ لاکھوں کی تعداد میں آنے والے مہمانوں کی ضروریاتِ زندگی اُن کی پسند کے مطابق مہیا کی جا سکیں۔ سپیشل ٹرینیں اور بسیں آیا کرتی تھیں۔ ہر گھر اپنی بساط اور توفیق کے مطابق اپنے گھر کو مہمانوں کی آمد کے لئے صاف کرتا تھا۔ آرام دہ بنانے کی کوشش کرتا تھا، سجاتا تھا۔ گھروں کے صحنوں میں زائد رہائش کے لئے خیمے نصب کئے جاتے تھے کیونکہ اکثر گھر اتنے چھوٹے تھے کہ مہمانوں اور میزبانوں کی رہائش کا انتظام بغیر خیموں کے ممکن نہ تھا۔ بعض گھروں والے اپنے گھر کے سارے کمرے مہمانوں کے سپُرد کر دیتے تھے اور خود باہر صحنوں میں خیموں کے اندر چلے جاتے تھے۔ غرضیکہ قربانی کے عجیب نظارے ہوتے تھے جو اہلِ ربوہ دکھا رہے ہوتے تھے۔ ہر چہرے پر خوشی ہوتی تھی کہ ہم مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ باتیں ہمیشہ کے لئے خواب وخیال نہیں بن گئیں۔ یہ ہمیں مایوس کرنے والی نہیں ہیں بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ رونقیں دوبارہ قائم ہوں گی اور ضرور ہوں گی۔ ہمارا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔ اُس سے مانگتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ ہم تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کے حوالے سے قرآنِ کریم میں ذکر فرمایا ہے کہ (۔) (الحجر : 57) اور گمراہوں کے سوا اپنی رب کی رحمت سے کون مایوس ہوتا ہے؟ ہمیں یہ مایوسی تو نہیں کہ وہ دن لوٹ کر نہیں آئیں گے یا کس طرح آئیں گے؟ وہ دن تو جیسا کہ میں نے کہا انشاء اللہ لوٹ کر آئیں گے۔ کیونکہ ہمیں اُس خدا کی قدرتوں پر

یقین ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’جب سختی اپنی نہایت کو پہنچ جاتی ہے اور کوئی صورت مخلصی کی نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اُس کا یہی قانونِ قدیم ہے کہ وہ ضرور عاجز بندوں کی خبر لیتا ہے‘‘۔

(براہین احمدیہ ۔روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664)

پس اگر ہم عاجزی دکھاتے ہوئے اُس سے مانگتے رہیں گے تو وہ ضرور مدد کو آتا ہے اور آئے گا۔ جب سب حیلے ختم ہو جاتے ہیں تو تب بھی حضرتِ توّاب کا حیلہ قائم رہتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔(۔) (الشوریٰ: 29) اور وہی ہے جو مایوسی کے بعد بارش اتارتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے۔ وہی کارساز اور سب تعریفوں کا مالک ہے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کا روحانی زندگی میں بھی، جسمانی زندگی میں بھی عموم ہے۔ جب خدا تعالیٰ عمومی طور پر مایوس لوگوں کو رحمت سے نوازتا ہے تو جو مومن ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(۔) کہ اللہ تعالیٰ اُن کا ولی ہے جو ایمان لانے والے ہیں۔ جو سچے مومن ہیں اُن کو مایوسیوں میں نہیں ڈالتا بلکہ ایسے مومنوں کو جو اس کے آگے جھکنے والے ہیں، جو عاجزی کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں اُن کی ضرور خبر لیتا ہے، اُن کی مدد کے لئے ضرور آتا ہے۔ اپنی رحمت کو ان کے لئے وسیع تر کر دیتا ہے۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ (۔) (الشوریٰ: 27) اور مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے بہت بڑھا کر انہیں دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نوازنے کے طریقے اور معیار انسانی سوچوں سے بہت بالا ہیں۔ پس جب ایسے خدا پر ہم ایمان لانے والے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ حالات اور پُرانی یادیں ہمیں مایوس کریں۔ ہاں جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے بعض اوقات انسان سمجھتا ہے کہ اب کوئی صورت مخلصی کی نہیں ہے۔ یعنی ایسی صورت جو انسانوں کے دائرہ اختیار میں ہو تب لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰه کی آواز آتی ہے۔ اور وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ کا نظارہ ایک عاجز انسان دیکھتا ہے۔

پس یہ ہمارا فرض ہے کہ اپنے دن اور رات دعاؤں میں صرف کریں۔ خاص طور پر ان جلسہ کے دنوں میں جلسے پر آئے ہوئے جو لوگ ہیں، جو شامل ہو رہے ہیں وہ اپنے قادیان میں قیام کے ہر لمحے کو دعاؤں میں ڈھال دیں۔ خاص طور پر پاکستان سے آئے ہوئے احمدی یاد رکھیں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی رحمت سے گمراہوں کے علاوہ کوئی مایوس نہیں ہوتا۔ پس یہ مایوسی غیروں کا کام ہے۔ ہم تو گمراہوں میں شامل نہیں۔ ہم تو مہدی آخرالزمان کے ماننے والے ہیں۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے اس مسیح و مہدی کے ذریعے سے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالا ہے۔ ہمیں تو گمراہی میں بھٹکنے کے بجائے صراطِ مستقیم پر چلنا سکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً احمدی اس حقیقت کو جانتے ہیں تبھی تو ایمان کی مضبوطی کے ساتھ تکالیف بھی برداشت کر لیتے ہیں۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان تکالیف کو جو انہیں مخالفینِ احمدیت پہنچاتے ہیں اُن کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔ تبھی تو اپنے شہداء کو بغیر جزع فزع کے باوقار طریقے سے دفنانے کے بعد، اُن کی تدفین کرنے کے بعد، دعائیں کرتے ہوئے اپنے گھروں کو لَوٹتے ہیں۔ اور پھر اپنے آنسو صرف اور صرف خدا کے آگے بہاتے ہیں۔ لیکن بعض اِکّا دُکّا، کوئی کوئی، پریشان بھی ہو جاتے ہیں جو اچھا بھلا دین کا علم رکھنے والے بھی ہیں اور بعض جماعت کے کام کرنے والے بھی ہیں۔ کہہ دیتے ہیں اور بعض مجھے لکھ بھی دیتے ہیں کہ یہ سختیوں کے دن لمبے ہوتے جا رہے ہیں۔ کل یا پرسوں کی باتیں ہوتی تھیں، یہ کل یا پرسوں تو ختم ہی نہیں ہو رہی۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ قوموں کی زندگی میں دنوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ قوموں کی عمر میں چند سال کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ ترقی کرنے والی قومیں صرف ایک محاذ کو نہیں دیکھتیں، ایک ہی طرف اُن کی نظر نہیں ہوتی، اُن کی نظر قوم کی مجموعی ترقی پر ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے سخت حالات کے بعد جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ چکی ہے بلکہ پاکستان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی پہلے سے بڑھ کر ہے۔ ہاں بعض سختیاں بھی ہیں۔ بعض پابندیاں ہیں۔ جانی اور مالی نقصانات ہیں۔ خلیفہ وقت کو جماعت سے براہِ راست اور جماعت کو خلیفہ وقت سے بغیر کسی واسطے کے ملنے کی تڑپ بھی دونوں طرف سے ہے۔ وہ بیشک اپنی جگہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے اس کے لئے بھی نصف ملاقات کا ایک راستہ بھی ہمارے لئے کھول دیا ہے جو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے سے انتظام فرمایا ہے۔ اگر پاکستان میں جلسے اور اجتماعات پر پابندیاں ہیں تو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے سے ہی کئی جلسوں اور اجتماعات میں دنیا کا ہر احمدی بشمول پاکستانی احمدی شریک ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ نے باوجود پابندیوں کے روحانی مائدہ کو بند نہیں ہونے دیا۔ پس جب اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات ہیں تو کبھی بھی کسی وقت بھی کسی کے دل میں بھی مایوسی کے خیالات نہیں آنے چاہئیں۔ بلکہ ان دنوں میں اہلِ ربوہ کو بھی اور اہلِ پاکستان کو بھی اپنی بے چینیوں کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے دعاؤں میں بدل لینا چاہئے، دعاؤں میں ڈھال لینا چاہئے۔ مَیں اپنے تصور میں ربوہ کے جلسہ کے پُر رونق ماحول اور پاک ماحول کو لا کر غور کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر کو جو احمدیت کی فتح کی تقدیر ہے اُس پر غور کرتا ہوں اور یہی ہر احمدی کا کام ہے۔ وہ تقدیر جو (......) کے دین کو دنیا پر غالب کرنے کی تقدیر ہے۔ جو دنیا کی اکثریت کو مسیح (موعود) کی جماعت میں شامل کرنے کی تقدیر ہے۔ جو دوسری قوموں کی طرح پاکستانیوں پر بھی مسیح موعود کی صداقت خارق عادت طور پر ظاہر ہونے کی تقدیر ہے۔ پس ہمیں اپنی دعاؤں میں ایک خاص رنگ پیدا کرتے ہوئے اس الٰہی تقدیر کو اپنی زندگی میں دیکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے عاجزی کی انتہا کرتے ہوئے مانگتے چلے جانا چاہئے۔

ربوہ کی رونق اور پاک ماحول سے میرے تصور میں ربوہ کی سڑکوں پر جلسہ گاہ جاتے اور آتے ہوئے لوگوں کا رش بھی آتا ہے۔ لیکن مجال نہیں کہ اُس رش میں کہیں دھکم پیل ہو رہی ہو۔ مردوں، عورتوں کو خود بھی احساس ہوتا تھا۔ اور اگر کہیں ذرا سی کوئی بات ہو بھی گئی تو اطفال اور خدام جو ڈیوٹی پر ہوتے تھے، جو راستے کی ڈیوٹی پر رہنمائی کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے وہ اُن کو توجہ دلا دیتے تھے اور توجہ دلانے پر فوراً اپنے اپنے راستے پر ہر کوئی چلتا تھا۔ لوگوں کا ایک مسلسل دھارا چل رہا ہوتا تھا۔ جس طرح پانی کا ایک بہاؤ ہوتا ہے، پانی کی ایک ندی بہہ رہی ہوتی ہے اس طرح لوگ جلسہ گاہ کی طرف جا رہے ہوتے تھے اور اسی طرح جلسہ ختم ہونے پر واپس آ رہے ہوتے تھے۔ سڑک کے ایک طرف مرد ہوتے تھے تو دوسری طرف عورتیں ہوتی تھیں۔ ہر مرد کو عورت کے تقدس کا خیال ہوتا تھا اور ہر عورت کو اپنی حیا کا پاس ہوتا تھا۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کا راستہ کاٹ رہے ہوں یا کوئی ٹکراؤ کی صورت پیدا ہو جائے۔ پردے کی پابندی اور غضِّ بصر ہر طرف نظر آتا تھا۔

یہ نظارہ انسان کو مدینہ کی گلیوں میں بھی لے جاتا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں اور مرد علیحدہ علیحدہ راستے اختیار کریں۔ عورتیں ایک طرف دیوار کے ساتھ ہو کر چلا کریں۔ تو اس کی اس قدر پابندی ہوتی تھی کہ روایت میں آتا ہے کہ بعض عورتیں اس قدر دیواروں کے قریب ہو کر چلتی تھیں کہ اُن کی چادریں بعض دفعہ دیواروں کے پتھروں میں الجھ کر اٹک جایا کرتی تھیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب النوم باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق حدیث نمبر 5272)

تو یہ سب اس لئے تھا کہ اطاعت کا ایک اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اپنی حیا اور تقدس کو قائم رکھیں۔ تو یہ نظارے جیسا کہ میں نے کہا ہمیں ربوہ میں بھی جلسہ کے دنوں میں دیکھنے میں آتے تھے۔(۔) روایات کا نمونہ ربوہ میں آنے والے عموماً اور عام دنوں میں بھی اور جلسے کے دنوں میں خصوصاً دیکھتے تھے۔

قادیان میں بھی چھوٹی سڑکیں اور گلیاں ہیں۔ اس حوالے سے میں قادیان میں جلسے میں شامل ہونے والے لوگوں سے بھی کہتا ہوں کہ کیونکہ بہت سے پہلی دفعہ شامل ہو رہے ہوں

گے۔ مختلف ممالک اور ماحول سے آئے ہوئے ہیں، بعض دفعہ اتنا خیال نہیں رہتا کہ اپنے اپنے راستے پر چلیں۔ بجائے اس کے کہ آپ کو ڈیوٹی والے کارکنان توجہ دلائیں، عورتیں اور مرد اپنے اپنے علیحدہ راستوں پر چلیں۔ قادیان کے بارے میں تو غیروں نے بھی آج سے اسّی نوّے یا سو سال پہلے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہاں......تعلیم کا یا......قدروں کا یا......کا ٹھیٹھ نمونہ نظر آتا ہے۔ تو یہ ٹھیٹھ نمونہ قادیان میں آج بھی قائم رہنا چاہئے جبکہ دور دور سے غیر بھی جلسے پر آئے ہوں گے۔

پس حیا اور تقدس کے اظہار اور حفاظت کے ساتھ ساتھ جلسے میں شامل ہونے والے اپنی نمازوں کی بھی خاص طور پر حفاظت کریں۔ (۔) کی آواز پر ہر ایک کا رُخ (۔) کی طرف ہونا چاہئے۔ اسی طرح جلسے کی کارروائی کے دوران بھی جلسے کو سننے کی بھرپور کوشش اور توجہ ہونی چاہئے۔ جلسہ کوئی میلہ نہیں ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ وہاں اس وقت کی اطلاع کے مطابق چھ سات ہزار مہمان تو باہر سے آچکے ہیں، اور بھی آئیں گے انشاء اللہ۔ تو ہر ایک جلسے کے تقدس کا بھی خیال رکھے۔ بلکہ پاکستان سے آئے ہوئے بہت سارے لوگ ہیں کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے براہِ راست بھی جلسے میں شامل ہو کر روحانی فائدہ اٹھانے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ پس ایک حقیقی مؤمن کی طرح بھرپور فائدہ اٹھانے کی ہر ایک کو وہاں کوشش کرنی چاہئے۔

نصیحت اور ہدایت کی بات شروع ہوئی ہے تو اس طرف بھی توجہ دلا دوں کہ جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کے دل میں اور عمل میں قربانی کا بھی بھرپور اظہار نظر آنا چاہئے۔ نہ قیامگاہوں میں بدنظمی ہو۔ نہ جلسہ گاہ میں داخل ہوتے ہوئے اور نکلتے وقت بدنظمی ہو۔ عموماً بدنظمی خودغرضی کی وجہ سے، اپنا حق پہلے لینے کی کوشش کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پس اگر چھوٹی سے چھوٹی بات سے لے کر بڑی باتوں تک قربانی دکھائیں گے تو کبھی بدنظمی نہیں ہوسکتی۔ اور بعض دفعہ بعض مفاد پرست یا حاسدین جو حسد کی وجہ سے خواہش رکھتے ہیں اور بعض دفعہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ کسی طرح کسی انتظام میں بدنظمی پیدا کی جائے تاکہ اُن کو اپنے مقاصد حاصل کرنے کا موقع مل جائے تو ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی احمدی کو کبھی اُن لوگوں کی خواہش کے مطابق اس قسم کا موقع فراہم نہیں کرنا چاہئے جس سے جماعت کی بدنامی اور سُبکی ہو یا کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ ہو۔ قادیان میں ہندو بھی رہتے ہیں، سکھ بھی رہتے ہیں، عیسائی بھی رہتے ہیں۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ ہر ایک کی عزت اور احترام کرے۔ عموماً وہاں کے رہنے والے لوگ بڑے اچھے ہیں۔ لیکن اگر کسی سے کوئی غلط بات ہو بھی جائے تو اپنے جذبات پر کنٹرول رکھیں۔ قادیان کے رہنے والوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ کسی مہمان کی غیرت کی وجہ سے میزبان یا وہاں کے رہنے والے جذبات میں آجاتے ہیں، یا کوئی بات سن کر جذبات میں آجاتے ہیں۔ تو کسی بھی قسم کا ایسا جذباتی اظہار نہیں ہونا چاہئے جس سے کسی بھی قسم کے فساد یا فتنے کا خطرہ پیدا ہوسکے۔ اسی طرح وہاں رہنے والے آپس میں سلام کو رواج دیں۔ چلتے پھرتے ایک دوسرے کو جانتے ہیں یا نہیں جانتے سلام کریں تاکہ محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو اور مزید بڑھے۔

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ جلسے کے دن جہاں پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کے لئے خاص دن ہیں۔ انہیں دعاؤں میں گزاریں۔ جلسے پر پاکستان سے جو قادیان میں آئے ہوئے لوگ ہیں وہ بھی اور دوسرے ممالک سے آئے ہوئے لوگ بھی اور ہندوستان والے جو ہیں وہ بھی سب خاص طور پر ان دنوں کو دعاؤں میں گزاریں۔ شاملینِ جلسہ تو خاص طور پر اپنے ہر لمحے کو دعاؤں میں گزاریں اور گزار سکتے ہیں کیونکہ ان کا شامل ہونے کا تو اور کوئی مقصد نہیں ہے اور نہ ہی انہیں کوئی اور کام ہے سوائے اس کے کہ روحانی فیض حاصل کریں، اپنی تربیت کے سامان کریں۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کی بستی میں ایک روحانی ماحول کے تحت اتنی تعداد میں جمع کر کے ایک موقع پیدا کیا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اس سے اس کا فضل مانگیں۔ اس کے احسان کا شکر ادا کریں۔ پاکستان سے شامل ہونے والے خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کے حالات اور ملک کے حالات کے بارے میں بھی دعائیں کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمیں یہ تسلی دلاتا ہے کہ (۔) مجھے پکارو میں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔ اور جب ماحول میسر آجائے تو اس سے بہتر اور کون سا ایسا موقع ہے جب ایک عاجز بندہ اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ آج کل سب سے زیادہ اضطرار کی کیفیت پاکستان کے احمدیوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مضطر کی دعا سنتا ہوں۔ پس ان دنوں میں اپنے اضطرار کو اللہ تعالیٰ کے حضور آنکھ کے پانی کے ذریعے بہائیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے حصہ پانے والے بنیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ (۔) (سورۃ النمل آیت: 63) یا پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجے کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اُس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہئے کہ دعا کرے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 618۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اپنی دعاؤں کے اثرات کو زمین پر دیکھنے کے لئے پہلے آسمان کے کنگرے ہلانے ہوں گے۔ آپ چند ہزار جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محرومیاں دور کرنے اور ایک خاص ماحول سے فیض اٹھانے کے لئے جلسہ میں شمولیت کا موقع عطا فرمایا ہے اپنے اس اضطرار کو صحیح رُخ دے کر اپنی مادی اور روحانی زندگی کے سامان کرنے کی کوشش کریں۔ ڈیوٹی دینے والے بھی وہاں گئے ہوئے ہیں وہ صرف یہ نہ سمجھیں کہ اُن کا مقصد صرف ڈیوٹی دینا ہے۔ بے شک یہ خدمت کریں لیکن چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے اپنی زبانوں کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

اس موقع سے جیسا کہ مَیں نے کہا، جلسے میں شامل ہونے والے صرف پاکستانیوں کا ہی فرض نہیں بلکہ ہر ایک کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے جو وہاں شامل ہو رہے ہیں۔ ماحول بھی میسر ہے تو اس ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستانی خاص طور پر اپنے حالات کی وجہ سے جو ان میں اضطراری کیفیت ہے اُس کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں مضطر کی دعا سنتا ہوں۔ پھر ایسے مضطر جو صرف اپنے لئے دعا نہیں کر رہے ہوتے بلکہ جماعت کے لئے دعا کر رہے ہیں اور دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کے لئے دعا کر رہے ہوں ایسے مضطروں کی دعا تو اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ دنیا کی ہمدردی میں کسی بھی دین سے منسلک جو لوگ ہیں ان کو تباہی سے بچانے کے لئے بھی دعا کر رہے ہوں تو ایسے لوگوں کی دعا تو اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے جن کو ہمدردی مخلوق بھی ہے، ہمدردی انسانیت بھی ہے اور ہمدردی دین بھی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ صرف یہی نہیں فرما رہا کہ میں تمہاری اضطراری کیفیت کی دعائیں قبول کر کے تمہاری تکلیفیں دور کر دوں گا۔ تمہاری ذاتی اور جماعتی تکالیف کو ختم کر دیا جائے گا۔ تمہیں تکلیفیں پہنچانے والوں کے ہاتھوں کو روک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ تکلیف کا علاج صرف تکلیف دور کرنے سے نہیں فرما رہا بلکہ فرمایا کہ (۔) کہ تمہیں زمین کا وارث بنا دے گا۔ پہلے بھی بناتا آیا ہے اور آئندہ بھی اس کی یہی تقدیر ہے۔ پس یہ تقدیرِ الٰہی ہے تو مایوسیوں کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ نہ صرف تکالیف دور ہو رہی ہیں بلکہ تمہیں تکلیفیں دور کرنے کے بعد زمین کا وارث بنایا جا رہا ہے۔ پس اپنی بیچارگی کے رونے نہ روؤ۔ یہ کل پرسوں کب آئے گی، اس کی باتیں نہ کرو۔ اگر تمہاری عاجزی اور اضطرار سے کی گئی دعائیں جاری رہیں تو یہ کل پرسوں تو تمہاری تکلیفیں دور کرتے ہوئے آہی جائے گی اور نہ صرف تکلیفیں دور کرتے ہوئے آئے گی بلکہ مخالفین کو تمہارا زیرِ نگین کرتے ہوئے آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس اُس معبودِ حقیقی کے حضور جھکتے ہوئے اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ہر قسم کی مایوسیوں اور شرک، چاہے وہ شرکِ خفی ہی کیوں نہ ہو، اُس سے اپنے آپ کو بچائیں، اپنی نسلوں کو بچائیں پھر اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ فیض

پاتے چلے جائیں گے۔ پس کیا ہی پیارا ہمارا خدا ہے جو کہتا ہے کہ اگر تم صرف میری خالص عبادت کرنے والے ہو تو میں تمہاری اضطرار سے کی گئی دعاؤں کو تمہارے مانگنے سے زیادہ پھل لگاتا ہوں۔ اس وہم میں بھی نہ رہو کہ پتہ نہیں ہمارا اضطرار اللہ تعالیٰ تک پہنچتا بھی ہے کہ نہیں؟ اللہ فرماتا ہے میں تو تمہارے بہت قریب ہوں۔ جو میں نے آیت تلاوت کی اس میں یہی فرما رہا ہے۔ اتنا قریب کہ جو خالص ہو کر ایک بندہ دعا کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کا جواب بھی دیتا ہوں۔ لیکن ایک شرط ہے کہ جو تم نے اضطرار سے دعائیں شروع کی ہیں اُن میں مستقل مزاجی رکھنا اور میرے احکامات پر عمل کرنا، میں جو باتیں کہتا ہوں ان پر لبیک کہنا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’دعا اور اس کی قبولیت کے زمانے کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آ جاتے ہیں کہ کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے‘‘۔

اب دیکھیں آپ فرماتے ہیں کہ خوشبو سونگھتا ہے۔ ہم تو من حیث الجماعت ان مخالفتوں اور تکلیفوں کے باوجود صرف خوشبو نہیں سونگھ رہے بلکہ اس کے پھل کھا رہے ہیں۔ بیشک ہم اپنی ہر جانی قربانی اور (۔) پر افسوس کرتے ہیں، غمزدہ بھی ہوتے ہیں، دکھ بھی ہوتا ہے، تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن یہ (۔) یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو کر جماعت کو پھلوں سے لاد رہی ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ: ’’ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اُسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی۔ اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 707-708)

یعنی اگر یہ ہوگا کہ میری دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت سے آپ انکار کر رہے ہیں کہ وہ دعائیں قبول فرماتا ہے۔

پس آج پاکستان کے احمدیوں سے زیادہ اس بات کو کون جان جا سکتا ہے یا ہندوستان کے بعض علاقوں کے وہ احمدی جن پر ظلم اور سختیاں ہو رہی ہیں یا دنیا کے بعض دوسرے ممالک کے احمدی جو سختیوں اور تکلیفوں سے گزر رہے ہیں، اُن سے زیادہ کون جان سکتا ہے کہ اضطرار یا اضطراب کیا ہوتا ہے؟ پس جب اضطرار پیدا ہو جائے تو دعاؤں کی قبولیت کا وقت بھی قریب ہوتا ہے۔ اس حوالے سے آج میں جلسے میں شامل ہونے والے تمام شاملین اور پاکستانی احمدیوں سے کہتا ہوں جن کو مسیح (موعود) کی بستی میں جلسے میں شمولیت کا موقع مل رہا ہے کہ اپنے اضطرار اور اضطراب کو دعاؤں اور آنسوؤں میں ڈھالنے کی انتہا کر دیں اور پھر پہلے سے بڑھ کر اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنا لیں تاکہ ایک حقیقی انقلاب لانے والے بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود کا ایک اور اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: ’’دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے‘‘۔ (بندے اور خدا میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے)۔ ’’اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔ .......... جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اَور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے۔ اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے تب خدا تعالیٰ جو رحمان رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اُس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 492 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی دعائیں کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے اور ہماری دعاؤں کو قبولیت بھی عطا فرمائے۔ ہماری کلفتوں کو دور فرمائے اور جلد اس کو سرور میں بدل دے۔ ہمارا شمار ہمیشہ ان بندوں میں رکھے جن پر ہر وقت اس کے پیار کی نظر پڑتی رہتی ہے۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ مردان میں ہمارے ایک نوجوان مکرم شیخ عمر جاوید صاحب کو قتل (۔) کر دیا گیا (۔) مرحوم اپنے والد مکرم شیخ جاوید احمد صاحب اور اپنے چچا زاد بھائی شیخ یاسر محمود صاحب ابن مکرم شیخ محمود احمد صاحب (۔) کے ہمراہ کار میں اپنی دکان سے شام کو پونے سات بجے کے قریب گھر واپس آ رہے تھے کہ موٹر سائیکل پر سوار حملہ آوروں نے تعاقب کر کے فائرنگ کر دی۔ (۔) مرحوم عمر جاوید صاحب پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن کے سر اور کمر میں گولیاں لگی ہیں جس سے ان کی موقع پر (۔) ہو گئی۔ جبکہ اگلی سیٹ پر موجود (۔) مرحوم کے والد اور شیخ جاوید احمد صاحب کے بازو پر گولی لگی جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ ڈرائیو کرنے والے شیخ یاسر محمود کو شیشے کے ٹکڑے ہاتھ پر لگنے سے زخم آئے۔ دونوں زخمی جو تھے ان کو تو ابتدائی طبی امداد کے بعد ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔ اللہ کے فضل سے ٹھیک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو پیچیدگیوں سے بھی بچائے اور جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ گاڑی پہ کُل تقریباً کوئی سترہ اٹھارہ گولیاں لگی ہوئی تھیں جو نشانات ملے ہیں۔ بہرحال ملزمان جو تھے، جو مجرم تھے وہ تو اس کے بعد فرار ہو گئے لیکن وہاں سرحد میں ابھی تک یہ شرافت ہے کہ وزیرِ اعلیٰ کے والد صاحب محمد اعظم خان ہوتی زخمیوں کی عیادت کے لئے بھی آئے اور پھر ان کے ہسپتال کے سٹاف کو ہدایات بھی دیں کہ ان کا صحیح علاج کیا جائے۔ اور (۔) مرحوم کے گھر تعزیت کرنے بھی گئے۔

یہ خاندان جو ہے اس کے شیخ نیاز دین صاحب نے 1907ء میں بیعت کی تھی اور حضرت مسیح موعود کے (۔) تھے۔ شیخ (۔) مرحوم کے دادا شیخ نذیر احمد صاحب تھے جنہوں نے بعد میں 1932ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں بیعت کی ہے۔ اور ان کے بارہ میں پہلے بھی مَیں بتا چکا ہوں کہ (۔) مرحوم کے چچا اور سسر شیخ محمود احمد صاحب سات بھائی تھے۔ اس خاندان میں پہلے بھی شہید ہو چکے ہیں۔ مردان کی (۔) پر جو خودکش حملہ ہوا تھا، اُس میں (۔) مرحوم کے چچا زاد بھائی شیخ عامر رضا ابن مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب (۔) ہوئے تھے۔ اور بعد میں ان کے چچا شیخ محمود احمد صاحب کو 8/نومبر 2010ء کو معاندین نے (۔) کیا تھا۔ اس وقت جو فائرنگ ہوئی تھی اس میں ان کا ایک بیٹا زخمی ہوا تھا۔ 1974ء میں بھی ان کے خاندان کا ایک فرد جن کا رشتہ سسرالی رشتہ تھا وہ (۔) کئے گئے تھے تو اس خاندان میں 1974ء سے (۔) کا سلسلہ چل رہا ہے لیکن پھر بھی یہ تمام مشکلات اور مصائب کا سامنا کر رہے ہیں اور پورا خاندان بڑی بہادری کے ساتھ یہ مقابلہ کر رہا ہے۔

پچھلی (۔) پہ میرا خیال ہے کہ میری ان سے بھی بات ہوئی تھی کیونکہ سارے افراد سے ہوئی تھی تو ان سے بھی ہوئی ہوگی اور بڑے ہمت اور حوصلے سے تمام اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔

مرحوم کے چچا اور سسر مکرم شیخ محمود احمد صاحب (۔) اور ان کے سب بھائی مختلف اوقات میں بیس سے زائد مختلف جماعتی مقدمات کے حوالے سے اسیرِ راہِ مولیٰ بھی رہ چکے ہیں۔ (۔) مرحوم کے دو چچاؤں کو ایک جماعتی مقدمے میں عدالت نے پانچ سال قید کی سزا سنائی تھی جبکہ اس جرم کی سزا ہی زیادہ سے زیادہ تین سال ہے۔ بہرحال ہائی کورٹ نے بعد میں ان کو بَری کر دیا تھا۔ اسی طرح مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ان کے خاندان میں اغوا بھی ہوتے رہے ہیں۔ ان کی دکان پہ جو کاروبار ہے وہاں ایک بم بلاسٹ بھی ہوا تھا۔ اپنے چچا کے ساتھ ہی کاروبار میں شریک تھے۔ ناظم خدمتِ خلق ضلع مردان تھے۔ محاسب تھے۔ بہرحال احتیاط تو یہ عموماً کیا کرتے تھے۔ مَیں نے ان کو کہا بھی تھا کہ سرِ شام ہی اپنا کاروبار بند کر کے آ جایا کریں لیکن بہرحال اس دن یہ آ رہے تھے، اپنے گھر کے قریب پہنچے اور گھر سے قریباً تین چار سو گز کے فاصلے پر تھے تو ان پر فائرنگ کی گئی اور یہ (۔) ہو گئے۔ سال، دو سال پہلے ان کی شادی ہوئی تھی۔ ان کی اہلیہ ہیں ان کے ہاں بچے کی پیدائش بھی ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی صحت سے رکھے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر اور حوصلہ و ہمت عطا فرمائے۔ ابھی نماز کے بعد انشاء اللہ ان کا نمازِ جنازہ غائب ادا کروں گا۔

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## تقریب آمین

مکرم راجہ محمد سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع میر پور آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نواسے عطاء الحی ابن مکرم مظفر احمد صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ نے 5 سال 3 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت اپنی نانی جان کے ذریعہ حاصل کی ہے۔ مورخہ 22 جنوری 2011ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم محمد یوسف بٹ صاحب مربی ضلع میر پور آزاد کشمیر نے بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔

اسی طرح خاکسار کی نواسی امۃ المصور بنت مکرم مظفر احمد صاحب نے بھی قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور ربوہ میں اپنی والدہ کے ذریعہ مکمل کرنے کی توفیق پائی۔ مورخہ 30 جنوری 2011ء کو ربوہ میں ان دونوں بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ نے بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور اجتماعی دعا کروائی۔ دونوں بچے خدا تعالیٰ کی فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ دونوں بچے مکرم چوہدری محمد دین صاحب مرحوم کے پوتا، پوتی اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (سبز پگڑی والے) کی نسل سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کے دلوں میں قرآن پاک سے حقیقی محبت و نور عطا فرمائے اور ان کو قرآنی علوم و معارف سے بہرہ مند فرمائے۔

## ولادت

مکرمہ امۃ الحی عفت صاحبہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عمر محمود صاحب اور بہو مکرمہ نجمہ بانو صاحبہ کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29 جنوری 2011ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ہاشم احمد تجویز ہوا ہے جو مکرم احمد حسین شاہد صاحب کا پوتا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی عمر والا نیک، صالح اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

## دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2011ء
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پاچکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
1958-2010
حکیم شیخ بشیر احمد ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

# مجاہد ہنگری

مصنف: محمد مقصود احمد

ناشر: یحییٰ ایاز۔ کینیڈا

ضخامت: 272 صفحات

یہ کتاب کیپٹن حاجی احمد خان ایاز صاحب بی اے۔ ایل ایل بی (1909ء-2001ء) کی سیرت وسوانح پر مشتمل ہے جو مجاہد ہنگری، پولینڈ اور چیکوسلواکیہ تھے۔ مکرم ایاز صاحب خوبصورت شخصیت کے حامل ایک سادہ، بے تکلف، مرنجاں مرنج اور عاجزی سے بھرپور وجود تھے۔ شفقت علی خلق اللہ کا مادہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک کے ساتھ بڑی خوش خلقی، نرم روئی اور محبت سے پیش آتے تھے۔ آپ 1909ء میں حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت چوہدری کرم دین صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ بچپن سے غیر معمولی طور پر ذہین تھے۔ اوائل عمری سے ہی پڑھائی لکھائی سے وابستگی ہوگئی اور بی اے کا امتحان دیا تو کامیابی پر کھاریاں کے پہلے گریجوایٹ ہونے کا اعزاز بھی انہی کو حاصل ہوا۔

1934ء میں لاء کالج دہلی سے قانون کی ڈگری لی۔ ابھی امتحان سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ حضرت مصلح موعود کی نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک پر لبیک کہا۔ قادیان میں حضرت مصلح موعود نے آپ کو 1935ء میں نیشنل لیگ کور کا سالار جیش مقرر فرمایا اور پھر 6 دسمبر اور 12 دسمبر 1935ء کے خطبات جمعہ میں آپ کے کام پر خوشنودی کا اظہار بھی فرمایا۔ 15 جنوری 1936ء کو دعوت الی اللہ کے لئے ہنگری روانہ ہوئے۔ وقف کے اس تین سالہ دور میں ہنگری، پولینڈ اور چیکوسلواکیہ میں جماعتی مراکز قائم کرنے کی توفیق پائی۔ 1938ء میں وقف کی میعاد پوری کرنے پر قادیان واپس آگئے تو حضرت مصلح موعود نے ایاز صاحب کو فرمایا کہ اب آپ گجرات جا کر وکالت شروع کردیں۔ کھاریاں واپس آکر فوج میں کمیشن لیا اور جلد ہی کیپٹن کے عہدہ پر فائز ہوگئے۔

1955ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوکر گجرات میں وکالت شروع کردی۔ 1974ء میں جب حالات خراب ہوئے تو اس نازک وقت میں آپ کھاریاں کے امیر جماعت تھے۔ 1985ء میں جلسہ سالانہ لندن میں شریک ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو پرانی یادیں تازہ کرنے کے لئے دوبارہ ہنگری اور پولینڈ جاکر احمدیوں سے روابط کے لئے ارشاد فرمایا۔ آپ نے حکم کی تعمیل کی اور ان ممالک سے لندن واپس آکر حضور کی اجازت سے پاکستان آگئے۔ 1986ء میں دوبارہ لندن گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ارشاد فرمایا کہ اب آپ روس کی تیاری رکھیں۔ لیکن ان دنوں روس جانے کے تمام راستے بند تھے۔ آپ کی وفات 30/اپریل 2001ء کو ہوئی۔

کتاب زیرتبصرہ میں اس عظیم مجاہد کی زندگی کے ان چیدہ چیدہ واقعات اور اوراق کو شامل کیا گیا ہے جو ان کی جدوجہد سے بھرپور زندگی کا حصہ ہیں۔ اس کتاب میں ان کارناموں کا تذکرہ کیا گیا ہے جو قابل تقلید اور تاریخ احمدیت کا ایک روشن باب ہیں۔ محترم ایاز صاحب نے اپنی ساری زندگی بھرپور انداز میں خدمت دین، دعوت الی اللہ اور خدمت خلق میں گزاری۔ بیرون ممالک میں احمدیت کے جھنڈے گاڑے، جماعتوں کو مستحکم کیا، عالمی شخصیات تک جماعت کا پیغام پہنچایا اور مسلسل جدوجہد اور کاوشوں سے تاریخ احمدیت میں اپنا نام رقم کروایا۔

اللہ تعالیٰ ان کی خدمات سلسلہ میں آج بھی برکتیں عطا فرماتا چلا جائے ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان جیسے متعدد مجاہدین جماعت کو عطا فرمائے۔ یہ کتاب جو مضبوط جلد، عمدہ چھپائی اور بہترین انداز میں سامنے آئی ہے۔ دعوت الی اللہ کی تاریخ میں نایاب اضافہ ہے۔ مصنف نے بڑے خوبصورت انداز میں ہر تفصیل درج کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ایف شمس)

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ رعائتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے

| GHP-55/GH | GHP-319/GH | GHP-324/GH | GHP-354/GH | GHP-383/GH | GHP-391/GH |
|---|---|---|---|---|---|
| ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لوبلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے | امراض معدہ بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے | اسہال۔ پیچش ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔ | نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔ | حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔ | خون وبھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔ |

# خبریں

## جمہوریت کی بقاء کے لئے آزاد عدلیہ ضروری ہے

چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے کہا ہے کہ پاکستان میں جمہوری نظام کی بقاء کے لئے آزاد عدلیہ ضروری ہے۔ پاکستان کے آئین نے سپریم کورٹ کو بنیادی حقوق کے تحفظ کے لئے ضروری اختیارات دیئے ہیں۔ آئین پاکستان ریاست کو ذمہ دار قرار دیتا ہے کہ وہ عدلیہ کی آزادی کا مکمل تحفظ کرے۔ عدلیہ سمجھتی ہے کہ آئین کی پاسداری اور قانون کی حکمرانی سے ہی ملک میں جمہوری نظام کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔ فوجی حکمرانی سے نہیں۔

## پیپلز پارٹی دھرنا دے گی

پیپلز پارٹی پنجاب نے مسلم لیگ ن کو 19 نکاتی ایجنڈے کے جواب دینے کے لئے ڈیڈ لائن دی ہے مثبت اور واضح جواب نہ ملنے کی صورت میں پیپلز پارٹی کے وزراء پنجاب اسمبلی کے باہر روزانہ بارہ سے ایک بجے تک ایک گھنٹہ دھرنا دیں گے۔ یہ اعلان پنجاب اسمبلی پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر اور سینئر صوبائی وزیر راجہ ریاض کی جانب سے میڈیا کو جاری بیان میں کیا گیا۔

## پاک ایران گیس پائپ لائن منصوبہ

وزیراعظم گیلانی نے ایرانی ٹی وی سے گفتگو میں کہا کہ پاکستان کو توانائی کے شدید بحران کا سامنا ہے جس کے باعث ایران کے ساتھ گیس پائپ لائن کا منصوبہ تین سال میں مکمل کرلیا جائے گا۔

## آئی سی سی کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کرنے کا اعلان

آئی سی سی کی جانب سے سپاٹ فکسنگ کے الزام میں دس سالہ پابندی کے شکار قومی ٹیم کے سابق کپتان سلمان بٹ نے آئی سی سی کے فیصلے پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے نظرثانی اپیل دائر کرنے کا اعلان کردیا اور اس امید کا اظہار کیا ہے کہ سزا کم ہوسکتی ہے۔ سپاٹ فکسنگ سے متعلق قانون میں تبدیلی کی ضرورت کی ہے۔

## ملک کے متعدد شہروں میں بارش

ملک مختلف علاقوں میں وقفے وقفے سے بارش اور برف باری کا سلسلہ جاری ہے اسلام آباد، پنجاب، خیبر پختونخواہ، گلگت، بلتستان اور کشمیر میں بارش جبکہ پہاڑوں پر برف باری کا امکان ہے۔ ربوہ، سمیت پنجاب کے دیگر علاقوں میں وقفے وقفے سے بارش ہوئی۔ جبکہ چلاس، چترال اور سوات کے بالائی علاقوں میں برف باری کے بعد سردی کی شدت میں اضافہ ہوگیا۔

### ربوہ میں طلوع وغروب 8۔فروری

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:30 |
| طلوع آفتاب | 6:55 |
| زوال آفتاب | 12:23 |
| غروب آفتاب | 5:50 |


بلڈنگ کنسٹرکشن
خداتعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیرنگرانی لاہور میں اپنے گھر/ پلازہ/ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ:۔ کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصراللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

روحی ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone ہروقت ہرجگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاھد الیکٹرک سٹور متصل احمدیہ بیت الفضل
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون:2632606-2642605

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈئیر ہوز پائپ بننے والے اعلاوہ ازیں ہیٹر پائپ نیز یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سیفی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-36170513,37963207,3963531

داخلہ نرسری کلاسز 2011ء
الصادق اکیڈمی میں نرسری کلاسز کا داخلہ 15 فروری 2011ء سے شروع ہوگا جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کردیا جائے گا۔
- جونیئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر 31 مارچ 2011ء تک اڑھائی سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہونی چاہیے۔
- داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفیکیٹ یا "ب" فارم کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی لگائیں۔ نیز داخلہ فارم پر بچے کی ایک تصویر (بلیو بیک گراؤنڈ کے ساتھ) لگائیں۔
- داخلہ فارم الصادق اکیڈمی میں آفس دارالرحمت شرقی الف سے مفت دستیاب ہوں گے۔
- چھٹی کلاس کیلئے طلباء وطالبات کا داخلہ ٹیسٹ الصادق اکیڈمی گرلز شکور پارک میں 20,19 فروری بروز ہفتہ اتوار صبح 9:30 بجے ہوگا۔ ٹیسٹ انگلش، اردو اور حساب کے مضامین کا ہوگا۔
(مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ)

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:37630055-37650490-91 Fax:37630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

FD-10

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کررہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
042-37223228
37357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ